خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 114

Track 1

Time:21:48

پاکستان ٹیلی ویژن پر خصوصی انٹرویو

میزبان صاحب ؛ معزیز صامعین جو ہمارے اسٹوڈیو میں تشریف رکھتے ہیں خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کے تعارف کے مطابق آپ نے نفساتی ،عظیمی ، روحانی موضوعات پر بہت سی کتابیں لکھیں ان کا تعارف نیوکراچی کے ہیں ۔ پاکستان میں دوبارہ آپ سے ملاقات کے لئے بلوایا گیا ہے۔ اس کے لئے بے شمار خطوط آئے ہیں سوالوں کا سلسلہ ہم تھوڑی دیر میں شروع کریں گے ۔میزبان صاحبہ ؛اور اساتھ ساتھ میں یہ بھی بتادوں کہ خواجہ صاحب روحانی ڈائجسٹ کراچی اور روحانی انٹرنشنل کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں ۔ان کی کچھ کتابیں جو ابھی پروگرام میں دیکھائی تھیں میں یہ چاہوں گی کہ کچھ اور کتابیں آپ کو دیکھا ئوں اس سے پہلے وہ یہ ہے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی بتاتے چلوں کہ اگر آپ ڈائریکٹ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو اس کے لئے ہمارا ٹیلیفوں نمبر نوٹ کر لیجئے 9206264 ۔021 اور باقی کی کتابوں کا تعارف میں ساتھ ساتھ کرواتی جاتی ہوں ۔جی یہ ساٹسفائید کرلیں کہ روحانی ڈائجسٹ انٹر نشنل انتظامیہ کے ایڈیٹر ابھی میں خواجہ صاحب ہیں ۔جی ابھی بھی ہیں ۔یہ ہے اور روشنی کا علاج اور یہ ہے محمد ۔محمدرسول اللہﷺ ،محمد رسول اللہﷺ ،یہ ہے تجلیات ،اور یہ جو کتاب ہے یہ عربی میں لکھی ہو ئی ہے ،اور یہ ہے تسقیہ رونگ و نور ،شہرہ نوقلم یہ ہماری آخری کتاب ہے جو کہ عربی میں لکھی گئی ہے ۔ اس میں مختلف زبانوں میں ہے اربک میں ہے اردو میں ہے اور انگلش میں ہے اور یہ بھی اربک میں ہی ہے ۔ان کی کتابیں جن کا میں نے تھوڑ اسا آپ سے ذکر کیا ۔میزبان صاحب ؛اس سے پہلے کہ سوالات کا سلسلہ شروع کریں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر خواجہ صاحب سے کوئی سوال ڈئریکٹ ہو نے پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کا انتظام بھی بالکل موجود ہے آپ کال کر سکتے ہیں 9206264اور آپ سوال خواجہ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں ۔

میزبان صاحبہ ؛جی سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اسلام میں روحانیت کے حوالے سے مسلمان جو نفساتی ،معاشرتی ،معاشی وسائل سے دو چار ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں اور ان کے حل کے لئے کوئی تدابیر آپ پیش کریں ؟

خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب :دیکھئے بسم اللہ ...جب ہم پیغمبروں کی
تعلیمات پر غور کرتے ہیں تو پیغمبروں نے ہمیں دو علوم سے آشنا کیا ہے۔ایک
ظاہری علوم ہے اور ایک روحانی علوم ہے ۔مثلاً پیغمبروں کی تعلیمات کا نچوڑ یہ
ہے کہ انسان دنیا میں رہے کر تھوڑی جدوجہد کوشش کر کے دنیا کے جتنے بھی
وسائل ہیں اسے استعمال کریں اور انر کے دائرے میں رہتے ہو ئے جو شریعت نے
متعین کر دیں ہیں ساتھ ساتھ وہ اپنے نفس سے بھی واقف ہو ں اور انر کے بعد
وہ اللہ سے بھی متعارف ہوں اللہ سے متعارف ہو نے کے بعد اس سے آدمیء اس
سے بھی واقف ہوں جواس کے اندر روح ہے اصل میں ہم جو کچھ سمجھتے ہیں
وہ اپنے فیگر کو سمجھتے ہیں یہ ہی سب کچھ ہے ،جبکہ فیگر بوڈی ہماری
اصل نہیں ہے اصل ہماری روح ہے ،جب تک ہمارے اندر روح ہے تو ہر قسم کے
تقاضے موجود ہیں اور جب روح نکل جاتی ہے توجسم موجود رہتا ہے لیکن کوئی
تقاضے موجود نہیں ہو تا مثلاًایک مردہ جسم ہے اس کا جسم تو ٹھیک ہے لیکن
اسے نہ بھوک لگتی ہے ،نہ پیاس لگتی ہے نہ اس کے اندر کسی قسم کا کو
ئیضزبہ پیدا ہو تا ہے نہ اس کے اندر کوئی احساس اجاگر ہو تا ہے۔ اور جب تک
روح ہے تو انگوٹھے میں پیر کے انگوٹھے میں آپ سوئی چبی جائے تو دماغ کو
محسوس ہو گی لیکن ایک مردہ جسم کا جب پوسٹ ماٹم کرتے ہیں اسے کچھ پتا
نہیں چلتا وہ ہر چیز کاٹ دیتے ہیں تو انسان کی اصل چیز جو ہے وہ روح ہے ۔
اور روحانی علوم سے جڑی یا روحانی علوم سے کشدگی یا روحانی علوم سے
الہام جو ہے وہ مسلمان کو اور پو ری نوع انسانی کو غیب سے دور کر دیتی
ہے ۔اور رد اور تعلق ہی انسان کو غیب کی دنیا سے دور محروم رکھتا ہے وہ
بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے ۔ تو مسلمانوں کی زبوحالی ،پریشاحالی ،ذلت اور
رسوائی جو ہے اس کی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے اسلاف کو چھوڑ کر روحانی
علوم کی طرف سے تواجہ ہٹا لی اور اپنی تمام جو تواجہ ہے دنیا علوم کی طرف
متواجہ کر دی اس کا حل یہ ہے کہ ہم جدید علوم سیکھتے ہو ئے بھی اللہ اور
اللہ کے رسول اللہﷺ کے مطابق قرآن کریم تفکر اور غور کریں اور اس میسے
روحانی علوم کو تلاش کریں ،جیسے ہی ہم کامیاب ہو جائیں گے تو ہمارے اوپر
سے یہ اعتبار بھی ختم ہو جائے گا اور ہمارے اوپر جو ذلت اور رسوائی ہے ساری
دنیا میں ہم اس سے بھی نجات حاصل کر سکتے ہیں ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے
کہ جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کوپہچان لیا ۔تو اس کا مطلب
یہ ہوا کہ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس نے ساری کائنات کو پہچان لیا۔ ہم
اس بات پر غور نہیں کر تے لیکن یہ جو بھی ترقی ہے اس دنیا میں جائیداد
ہے ،حافظ موجودہ سائنس ہے یہ بھی اگر کہاجائے تو ایک ططرح یہ فلسفہ
ہے ،شکر ہے ،غیبـ ہے جب انہوں نے سائنسدانوں نے اس پر ریسرچ کی تلاش کیا
تو موجود ہے مسلمانوںکے اندر سے تفکر نکل گیا ،ریسرچ نکل گی،غوروفکر نکل
گیا ،وہ اس طرح سے جو بیکاری بن گیا ہے مسلمان جو چکمہ جو ہے وہ بھی باز
نہیں آتی ہم جو ہے اسی کی کارگردگی کی ایک فلم بنا لیتے ہیں ہجہاز بنا لیتے

ہیں تو جب ہم ان کے محروم ہو گئے ہیں اور ان کے جو مجبور ہو گئے تو ظاہر ہے ہمیشہ دنیا میں جو علوم کی اور ریسرچ کی ایجادات کی حکمرانی رہی ہے۔ ہمارا منشاء اس سے نکل گیا ہے ہم تو بے حال ہو گئے تو اس طرح واحد کام یہ مسلمان اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کی تکمیل کریں اور قرآن پاک میں غوروفکر کر کے اپنی ذات کو اپنے انر کو اپنی روح کو تلاش کریں ۔

میزبان صاحبہ:عظیمی صاحب نماز قائم کرنے کا مقام قرآن میں بار بار آتا ہے اور نماز جو ہے اسلام کے جو ارکان ہیان میں سب سے زیادہ اہم رکن ہیتو آپ ہمیں نماز کے روحانی اور جسمانی فائدوں سے متعلق بتائیں ؟

عظیمی صاحب :نماز ایک اسلام میں ایسا رکن ہے کہ اور ایسا فرض ہے کہ اس کو کسی بھی حال میں چھوڑا نہیں جاسکتا ۔

میزبان صاحبہ:جی جی

عظیمی صاحب :اگر وہ قضابھی ہو جائے تو اس کا حکم ہے وہ بعد میں ادا کیا جائے ۔نماز کے جسمانی اور روحانی دونوں فائدے ہیں ۔نماز کے جسمانی فائدے یہ ہیں ایک تو انسان کے اندر وقت کی پابندی پیدا ہو جاتی ہے ۔مثلاً وہ جب پانچ وقت کی نماز پڑھے گا تو پتا ہے کہ فجر کی نماز اس وقت ہو تی ہے ظہر کی اس وقت ہو تی ہے ۔دوسری یہ کہ نماز کے لئے ضروری ہے کہ آپ پاکزہ ہو ،صاف ستھرے کپڑے پہنیتو آپ کے اندر پاکزگی اور طہارت پیدا ہو جائے گی ۔دوسری یہ کہ اجتماعیت بھی ہے آپ جب مسجد میں جائیں گے تو اپنے محلے والوں سے ملاقات کریں گے ۔تیسری یہ ہے کہ نماز میں تو اگر آپ غور کریں نما زکے ارکان پر تو یہ ایک مکمل وردش ہے اکسوسائیس ہے۔

میزبان صاحبہ:صیحح

عظیمی صاحب :اگر اس اکسوسائیس کو پورا کردیں یعنی نماز کو صیحح طریقے سے ادا کرلیں تو جسمانی بیماریاں آپ کی ساری دور ہو جاتی ہیں مثلاًبیٹ شاہ کے امراض نمازی لوگوں کو بہت کم ہو گی مثلا ً یہ کمر کی تکلیف بہت کم ہو گی ،مثلا ً یہ کہ مرگی کے دورے سے آدمی نجات پا لے گا ۔ اور یہ جو وہ کیا کہتے ہیں ذہنی خلفشار ،پریشانی یہ وہ آدمی دیکھیں جتنے بھی دل کے مرئض ہو تے ہیں ،شگر کے مرئض ہو تے ہیان کو ڈاکٹر یہ کہتے ہیں صبح شام ٹہلو سیر کرو ہسیراور ٹہلنے ہے جو فزیکل ہماری ایک اکسوسائس ہو تی ہے ہمارے جسم دوران خون تیز ہو تا ہے ہمارے اجسام میں چربی پیدا ہو تی ہے تو جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو نماز کے ارکان پورے کرتے ہیں تو اس میں جسم کے ہر ہر عضو جو ہے وہ متحرک ہو جاتا ہے ۔اور دوران خون تیز ہو جاتا ہے ۔کیونکہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب آدمی نماز کی نیت باندھتا ہے وہ یہ کہتا ہے اللہ واکبرتو اس طرح یہ ہوتا ہے کہ اس میں دنیا کی ہر چیز کی نفی کر کے واحد ذات اللہ کو بڑا مان لیا ہے یعنی اس کی جو شعور ی استطاعت ہے وہ

لاشعور میں منتقل ہو جاتی ہے اور لاشعوری استطاعت جو ہے وہ یہ ہے
جوانسان کو شعوری طور پر اکٹیو رکھتی ہے ۔اگر لاشعوری استطاعت کسی کی
کم ہو جائے تو وہ آدمی اتنا سمجھدار اور عقل مند نہیں ہو تا ۔عقل مند اور
سمجھدار آدمی وہ ہو تا ہے جو آپنی لاشعوری تحرکات کو شعور میں اس کی
پورے معنی اور مفہوم کے ساتھ قبول کر لیتی ہے ۔تو نماز پڑھنے سے لاشعور ی
کیفیات جو ہے بہت اچھی ہو جاتی ہے شعور طاقت ور ہو جا تا ہے ۔اب صبح
سویرے سویرے آپ اٹھتے ہیں اب صبح کی سیر اس میں توفیق جناب آپ کو زیادہ
ملتی ہے آپ گھر سے جاکر مسجد میں نماز پڑھ لیں یا خواتیں گھر میں ہی نماز
پڑھتی ہیںاٹھتی ہیں کھولی ہوا ہو تی ہے ۔تازہ تازہ ہو تی ہے جب انہیں ملتی
ہے تو اس سے ان کے پھیپھڑے زیادہ طاقت ور ہو تے ہیں ۔سانس کی نالیان ان
کی زیادہ کھولتی ہیں ۔ناک کی بیماریاں بہت زیادہ ختم ہو جاتی ہیں۔اسی
طرح وضو کر نا بھی بہت ضروری ہے ۔نماز سے پہلے اب جب آپ وضو کرتے ہے
تو آپ کی آنکھیں صاف ہو تی ہیں منہ صاف ہو تا ہے چہرہ صاف ہو تا ہے ۔
اب دیکھیں آپ جتنا تھکے ہو ئے ہوں آپ منہ دھولیں ایک دم آپ کو فریش ہو
جائیں گے ۔تو آپ پانچ دفعہ فریش ہو جاتے ہیں وضو کرنے سے اچھا اس میں آپ
یہ دیکھیں کہ صاحب کہیمنہ دھونا ہے ۔کہیں کونیا دھونا ہے پھر سر کو بھی
ٹھنڈاکر نا ہے گردن کا بھی مسحہ کر نا ہے تو پیر بھی دھونے ہیںتو تقریباً آدھا
غسل ہو جاتا ہے ۔

میزبان صاحبہ:صیحح

عظیمی صاحب :توپانچ وقت آپ نماز کے پابند ہو جائیں تو پانچ وقت تو آپ روزانہ
آدھا غسل کر رہے ہیں ۔اب اس غسل کی جو دوسری پاکزگی ہے کہ ہم پاکزگی
کے لئے وضو کر رہے ہیں تاکہ ہم اللہ کے دربار میں حاضر ہو سکیں ۔اور اس
میں اس جسمانی فوائد کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تو بڑی تفصیل کے
ساتھ بیان کیا گیا ہے تو یہاں تو وقت تھوڑا سا ہے۔

میزبان صاحبہ:جی

عظیمی صاحب :تو روحانی نماز کا فائدہ یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا الصلوٰۃ
المراج المومنیین ...کہ نماز جو ہے مومن کے لئے میراج ہے میراج جو ہے اس کا
مطلب اگر کوئی آدمی صیحح طریقے سے ادا کر لے تو اس کا تعلق غیب کی دنیا
سے ہو جاتا ہے ۔فرشتوں سے ہو جاتا ہے ، جنات سے ہو جا تا ہے ،اللہ سے ہو
جاتا ہے ،اللہ کے آسمانوں سے ہو جاتا ہے، یہ وہ عجائبات ہے،سماوئی اور
عجائبات ارضی کسی نمازی کے سامنے آجاتے ہیں الصلوٰت میراج...پھر اللہ تعالیٰ
نے قرآن پاک میں فر مایا کہ ...عربی آیت ...اگر صیحح طریقے سے نماز ادا کر لی
جائے تو انسان کو نماز تمام برائیوں سے خوہشات سے روکتی ...عربی آیت ...اس
کے علاوہ جب آپ اپنے انر سے واقف ہو جائے گے تو انر سے آپکا رشتہ قائم ہو
جائے گا تو آپ کے اندر ایک فکری صلاحیت پیدا ہو جائے گی آپ ذہین ہو جائے

گے ،آپ کا ہاڈ پرمیشن ہو جائے گاآپ کے دماغ میں حکمت آنی شروع ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ کی آپ کو خواب سچے نظر آئیں گے ۔ آپ مستقیل آپ کے اندر صلاحیت پیدا ہو نی شروع ہو جائے گی آپ کے چہرے پر ایک نور آجائے گا ۔جو نمازی ہو تے ہیں دھکاوے کی نماز نہ پڑی جائے تو ان کے چہرے پر کوئی نور ہو تا ہے بڑے خوبصورت لگتے ہیں ۔

میزبان صاحبہ:صیحح

عظیمی صاحب :آنکھوں میں ایک قسم کی چمک آجاتی ہے ایک خاص قسم کی ایٹرکشن پیدا ہو جاتی ہے نماز میں تو نماز کے روحانی اور جسمانی فوائد بے شمار ہیں ۔بد قسمتی یہ ہے ہمارے یہاں نماز کے بارے میں سب سے زیادہ کہا جاتا ہے ،بولا جاتا ہے ۔تقریریں بھی ہو تیں ہیں لیکن نماز کی طرف لوگ متواجہ تو ہو تے ہیں نماز قائم بھی کر تے ہیں ،ادا بھی کرتے ہیں۔ لیکن نماز کی حکمت پرغور نہیں کر تے ۔اگر نما ز کی حکمت پر جو روحانی اور جسمانی فوائد ہیں ان پر غور کیا جائے تو نماز ایک مکمل صابطہ حیات ہے ۔

میزبان صاحبہ:اچھا یہ سوال جو ہے ہمیں قربلا کے ٹرسٹ سے موصول ہو ئے ہیں اور یہ جاوید اقبال صاحب نے بھیجا ہے وہ پوچھتے ہیں پروردگار سے نزدیک ہو نے کے لئے کس طرح دل جمی اور تواجہ سے عبادت کرنا چاہئے وہ کون سے اسم کا ورد کرنا چاہئے ؟

عظیمی صاحب :یہ بات ہم سب لوگ جانتے ہیں کہ ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے ۔ ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے اس بات سے ہر مسلمان واقف ہے کہ ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے لیکن یہ بات ابھی ہمارے یقین میں شامل نہیں ہے کہ ا للہ ہمیں دیکھ رہاہے اب دیکھئے اگر ہمیں یقین ہوجائے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے تو ہم بہت ساری برائیوں سے محفوظ رہیں گے بہت ساری برائیاں نہیں کریں گے تو اللہ کی جو رسوائی حاصل کر نے کاایک تو یہ نماز کا ہی پروگرام ہے ۔نماز اگر آپ صیحح طریقے سے قائم کر لیں تو اللہ سے آپ کا رشتہ قائم ہو جائے گا ۔اللہ تعالیٰ سے اور قربت کے لئے اللہ تعالیٰ کے کسی اسم کاورد کریں مثلاً یا حیی یا قیوم کا ورد کریں اللہ ھو لا الہ اللہ ...کا ورد کریں ۔بات یہ ہے کہ اسلام کے ارکان پر عمل کیا جائے اور ارکان پر عمل کرکے پھر کوئی ورد کیا جاتا ہے تو اس کا فائدہ ہو تا ہے ۔اب اس کے لئے یاحیی یا قیوم پڑھنا بہت مفید عمل ہے ۔

میزبان صاحبہ:اچھا عظیمی صاحب پچھلے پروگرام میں آپ سے بات ہو ئی تھی مراقبی کے بارے میں تو آپ یہ بتائیں مراقبہ کس وقت کرنا چاہئے اور کس طرح سے کرنا چاہئے ؟

عظیمی صاحب :اصل میں مراقبہ کی تکنیک معلوم ہو نی چاہئے تھوڑی سی تو وہ یہ ہے کہ مراقبہ کا مطلب یہ ہے

conc

یعنی کسی چیز پر اپنے ذہن کو مرکوز کرنا ۔قانون یہ ہے کہ دنیاوی اعتبار سے یا
دینی اعتبار سے جب تک آپ کی یہ مرکوزیت قائم نہیں ہو گیآپ کو کامیابی
حاصل نہیں ہو گی اب مثلاً آج کل امتحان کا زمانہ ہے بچے امتحان گاہ میں
جائیں ان کے ذہن میںمر کزیت نہ ہو تو کوئی بھی بچہ پاس نہیں ہو ئے گا ۔اسی
صورت سے آپ کسی گھر میں ملازم ہیں اوروہاں آپ ذہنی خلفشارمیں مبتلا ہو
جائے تو وہ آپ کو تھوڑی دیر میں کہیں گا جی جائو چھٹی کرو ۔تو کوئی بھی کام
جب تک اس میں مر کزیت نہیں ہو گی اس میںکامیابی نہیں ہو گی تو مراقبہ کا
مطلب کا مطلب ہے ذہنی مرکزیت کے اصول کی کی کوشش کی جائے ذہنی
مرکزیت حاصل کرنا ۔تو مراقبہ ایک ذہنی مرکزیت حاصل کرنے کا عمل ہے جو
نہایت متاثر ہے اور اسکاطریقہ یہ ہے کہ آپ عارضی طور پر اپنے شعوری خیالات
کے ساتھ آزاد ہو کر کسی ایک نقطے پر ذہن کو مرکوز کریں ۔مطلب یہی ہے آپ
آنکھیں بند کر کے یہ تصور کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ،مجھے اللہ دیکھ رہا
ہے ،مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ۔اللہ تو سب کو دیکھ رہا ہے لیکن میرے یقین میں
یہ بات نہیں ہے کہ یعنی میں اللہ کے دیکھنے کو دیکھ رہا ہوں تو جب ہم بار بار
اس طرف متواجہ ہوں گے تو مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ،مجھے اللہ دیکھ رہا ہے تو
یقیناایک وقت ایسا آجائے گا میں یہ دیکھوں گا مجھے اللہ دیکھ رہا ہے تو میں نے
یہ دیکھا کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے تو کائنات کا جو حاکم ہے خالق ہے مالک
ہے ،قادر مطلق ہے ۔جب آپ نے اس کو دیکھ لیا اس سے آپ کا تعارف حاصل ہو
گیا ۔اس سے آپ کو قربت ہو گئی تو اب آپ یہ اندازہ کیجئے آپ کی ذہنی
صلاحیت کتنی ہو نگی ۔

میزبان صاحب :صیحح

عظیمی صاحب :اتنی زیادہ صلاحیت ہو نگی کہ آپ ضرور دیکھ لیں گے آپ
کہکشانی نظام میں داخل ہو جائے گے ۔اور وہاں سے حکمت تلاش کر چکے ہیں
تو مراقبہ کا مطلب ہے ذہنی یکسوئی کے ساتھ اس کے اوقات ہیں تو بہت اچھے
اوقات عشاء کے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے سے پہلے آنکھین بند کر کے بیٹھ
جائیں اور اس قدر تصور کریں کہ آسمان سے نیلی روشنی آرہی ہے اور اس میں
بیٹھے ہو ئے ہیں دوسرا وقت ہے صبح بیدار ہو نے کے بعد مراقبہ کا جو ٹائم ہے
وقفہ ہے وہ پندرہ سے بیس منٹ تک ہو تا ہے ۔اورا س میں کامیابی میں تھوڑ
اوقت لگتا ہے لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ تین مہینے کے مسلسل عمل سے انسان
اپنی اندورنی صلاحیت سے واقف ہو جاتا ہے۔اور اس کے اندر سکون داخل ہو
جاتا ہے اگر وہ روتا ہے تو ہنسے لگتا ہے ۔اگر وہ پریشان حال ہے تو کہتا ہے
نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا ۔اللہ سب ٹھیک کر دے گا اس کے اندر ایک یقیب پیدا
ہو جاتا ہے تو مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جو مسلسل کرنے سے انسانی جسمانی
صحت بھی اچھی ہو تی ہے ۔انسان کا حافظہ بھی روشن ہو تا ہے ۔انسان کا

ذہن بھی وسع ہو تا ہے ۔دماغ بھی اس کا کھل جاتا ہے اور ساتھ ساتھ اس کے
اس دنیا کے بعد کی جو دنیا ہے اسے سے بھی واقفیت حاصل کر لیتا ہے ۔بات یہ
ہے پابندی سے اسے کئے جائو اور پابند ی کی بات یہ ہے کہ آپ کا بچہ کبھی
اسکول جائے کبھی نہ جائے تو وہ اگلی کلاس میں جائے گا ؟

میزبان صاحبہ:صیحح

عظیمی صاحب :تو اسی طرح مراقبہ کا بھی ہے تو یہ کورس ہے جس میں بسم
اللہ ...پڑھ کر بیٹھ جائے پاک صاف ہو کروضو کر کے سو دفعہ دورد شریف پڑھیں
۔سو دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھیں آنکھیں بند کر کے تصور کریں کہ آسمان سے نیلی
روشنی آرہی ہے میناس میں بیٹھا ہوا ہوں ۔ بیٹھتے وقت ریلکس ہو نا چاہئے
جسم جو ہے ڈھیلا ہو نا چاہئے نشست ایسی ہو نی چاہئے جس کو بار بار آپ
تبدیل نہ کریں ۔ماحول ایسا ہو نا چاہئے جس میں شور نہ ہو۔ممکن ہو تو آپ
خوشبو لگا لیں اس لئے خوشبو لگانے سے بھی آدمی کا ماحول لطیف ہو جاتا ہے ۔

میزبان صاحبہ :اچھا عظیمی صاحب ایک اور سوال ہمارے پاس آیا ہے ۔طارق
محمود صاحب نے برطانیہ سے پوچھا ہے کہ خوشبو اور بدبو کا انسانی شعور سے
کیا تعلق ہے ؟

عظیمی صاحب:انسانی شعور کے واسطے سے یہ ہم بتانا چاہیں گے آپ کو نوے
شعور جہاں آجائے گا وہاں ٹائم اسپیس ضرور زیر بحث آجاتا ہے ۔شعور کا
مطلب ہی اسپیس ہے اور ٹائم کی پابندی حد بندی ہے تو یہ دو چیزیں ہیں
خوشبو بد بوکوئی دو چیزیں نہیں ہیں ۔

میزبان صاحبہ :اچھا

ایک ہی چیز ہے اس کا نام بو ہے ۔اصل چیز بو اب کا نام بدبو رکھ دیں گے تو
اس کا نہ گوار اگر کوئی چیز آپ کو ناگوار گزار رہی ہے اس کا نام بدبو رکھ دیا
ہے اور اگر وہی بو آپ کو اچھی لگ رہی ہے اس کا نام کوشبو رکھ دیا جائے گا ۔
تو جب شعور میں بھا اری پن پیدا ہو گا تو ہمیشہ بدبو آرہی ہو گی اور جب اس
کا شعور لطیف ہو گا تو اس کو خوشبو محسوس زیادہ ہو گی۔اب اس کے اندر
یہ نہیں کہ اس کا شعور لطیف ہے اسے بدبو آتی ہی نہیںہے ۔

میزبان صاحبہ :صیحح بات ہے

مقصد یہ ہے کہ بدبو اور خوشبو میں ناگواری کے احساسات اور خوش گواری کے
احساسات پائے جاتے ہیں ۔بدبوشعور کے اندر نا گواری کے احساسات پیدا کرتی
ہے اور خوشبو شعور کے اندر خوش گواری کے احساسات پیدا کرتی ہے ۔اب یہی
وجہ ہے کہ خوشبو پرفیوم سے ہو تی ہے ۔ عطر سے ہو تی ہے ۔عیب حال کا
پٹرن بنتا ہے ۔اصل میں یہ احساسات کی درجہ بندی ہے طارق محمود صاحب نے
یہ بڑے فورس سے سوال کیا ہے یہ اتنا بڑا سوال ہے کہ کم وقت میاس کی

تشریح مشکل ہے بس بات یہی ہے کہ بدبو جو ہے ناگوار احساسات پیدا کرتی ہے اور خوشبو جو ہے وہ خوش گوار احساسات پیدا کرتی ہے ۔

میزبان صاحبہ:

Thank you

آپ سے ہماری بہت اچھی گفتگو رہی اور بہت سارے ناظرین نے یقینا بہت ساری معلومات ان کو ملی ہو نگیں بہت سارے حوالوں سے کیونکہ پروگرام کا ٹائم کم ہے اور گفتگو کا سلسلہ ایسا ہے بہت دیر تک بات ہو تی رہی وہ بھی کم ہے برحال بہت شکریہ آپ ہمارے اسٹوڈیو میں آئے شکریہ بہت بہت شکریہ
اختتام۔